رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۴۵ | مورخہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے ٭

ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے کامیاب تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں ۔ ماسٹر صاحب نے سیالکوٹ کے ہزاروں لوگوں میں خوب اچھی طرح احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور متعدد لیکچر دئے ۔ جو بڑی دلچسپی سے سُنے گئے ٭

۵ اور ۶ دسمبر کی درمیانی رات کچھ قدر بارش ہوئی ۔ جو بہت مفید خیال کیجاتی ہے ٭

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

چار دن کی سرگذشت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آنکھوں سے آنسو اور عزم

دوسرے دن صبح کو جماعت کے لوگوں کو وعظ کیا ۔ اور چندوں میں باقاعدگی کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ اور امیر ابراہیم سے (جو ۱ شلنگ فی صاحب روزگار مرد سے ہر سال مطالبہ کرتا تھا ۔ اور ان لوگوں سے جو ۲ شلنگ سالانہ دینے پر آمادہ ہیں ۔ ناراض ہو رہا تھا) کہا کہ جو رقم کوئی شخص حسب استطاعت دے ،

قبول کرو ۔ یہ اختلاف کم از کم یہ ظاہر کرتا ہے کہ انشاء اللہ یہ لوگ آہستہ آہستہ کچھ کرینگے ۔ اور اخراجات مشن کی طرف سے لاپرواہ نہ رہینگے ۔ بہر حال اس نصیحت کے بعد آئندہ کے سفر کی تیاری کرنی تھی ۔ امیر ابراہیم بیچارہ باوجود کوشش اس امر میں کامیاب نہ ہو سکا ۔ کہ ہیمک حاصل کر سکے گیارہ میل کا سفر درپیش تھا ۔ سخت گرمی تھی (اب میری حالت ایسی نہیں ۔ کہ بٹالہ و قادیان کے درمیان پیدل سفر کرسکوں) اور سوائے پیدل سفر کوئی اور صورت نہیں ۔ ابراہیم اپنے ادماہن کو اطلاع دے چکا ہے کہ اس کا واسٹ مین یکم اکتوبر کو اس سے ملنے آئیگا ٭

یہاں ڈاکٹروں کی غیر ملکی لوگوں کو ہدایت ہے کہ پیدل بہت کم چلیں ۔ ورنہ بخار کا اندیشہ ہے ۔ ان سب حالات کو سامنے رکھتے سوچتے اور حالت کشمکش و پیچ میں بیٹھے

دُعا کرتے آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔ اور اللہ پر توکل کرکے عزم کر لیا کہ اچھا پیدل چلینگے ۔

ہیمک آگئی

تمام قافلہ سفر پر چل پڑا ۔ اور غریب کمزور عبدالرحیم نے بھی کمر ہمت باندھ لی ۔ ابھی بمشکل ۲ فرلانگ سفر کیا تھا کہ پسینہ کا دریا شروع ہوا اور اس طرف دریائے رحمت نے جوش مارا ۔ ایک نوجوان مسیحی بھاگتا ہوا آیا ۔ اور بولا ۔ (Revd Rad) مولوی ! مولوی ! ہیمک آگئی (Hammock come) ہیمک ایک قسم کی ڈولی ہے ۔ مگر اسکی شکل یہ ہے ۔ قوس کی شکل پر ایک کپڑا ہوتا ہے ۔ جو نیچے دو لکڑیوں سے بندھا ہوا لٹکتا ہے ۔ چار آدمی اوپر کی لکڑی کو جس کے ساتھ چھت ہوتی ہے ۔ اوٹھاتے ہیں ۔ اور سوار جھولے کی طرح بیٹھا ادھر ادھر لٹکتا جاتا ہے ۔ ہیمک چار نوجوانوں نے کمال اخلاص و محبت سے اُٹھائی ۔ اور کبھی پیدل اور کبھی سوار سفر کیا ۔ ہیمک کے آنے پر احباب کو مختصر سا لیکچر عربی میں توکل پر دیا ۔

میرے فینٹی

جہالت اور سوسائٹی کی ابتدائی حالت عجیب حالات پر مشتمل ہوتی ہے ۔ پنجاب میں جاٹوں کے لطیفے مشہور ہیں ۔ اور میں اکثر یہاں کی حالت دیکھ کر اور ابتدائی حالت کے بعض واقعات ملاحظہ کرکے کہا کرتا ہوں oh my 7 antis او مائی فینٹیز ۔ آیا میرے فنٹی اس سفر میں بھی ایک ایسا واقعہ پیش آیا ۔ میں ہیمک سے اتر کر قافلہ کا انتظار کر رہا تھا ۔ اور سڑک کے ایک طرف کھڑا سبز جھاڑیوں چھوٹے چھوٹے بکروں اور مرغوں کو دیکھ رہا تھا ۔ کہ ایک آواز نے مجھے مخاطب کیا " آسوخون " یعنی " مولوی " کہکے پکارا گیا ۔ بائیں طرف لوٹ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ابھی پیشاب کرکے فارغ ہوا ہے ۔ اور پردہ بھی پورا نہیں کیا ۔ اور مجھے مخاطب کرکے پہلے کھڑے ہو کر اور پھر بیٹھ کر پیشاب کرنے کی دونوں حالتیں پورے طور پر بنا کر اشاروں کی زبان میں پوچھتا ہے کہ کس طرح پیشاب کرنا جائز ہے ۔ میں اُسکو کیا جواب دوں ؟ کس طرح اشارہ کروں ؟ دو سوال تھے ۔ جن کا جواب میرے لئے محال تھا اسلئے oh ! my 7 antis کہکر میں نے اشارہ کیا کہ عربی والے ترجمان کا انتظار کرو ۔ اور اس کے آنے پر مسئلہ کا جواب مناسب دیدیا گیا ۔

افریقہ کے کھٹمل

رات راستہ پر منزل مقصود سے ۲۰ میل دور آ گئی ۔ راستے کے ہر گاؤں میں سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کا اعلان اور صلِّ علٰی محمد کی آوازیں مسلمانوں کی آمد کا اعلان کرتی تھیں ۔ اور اکثر لوگ جمع ہو کر مجھ سے مختصر کلام سنتے تھے ۔ اور خواہش ظاہر کرتے تھے کہ میں ان کے پاس ٹھہروں ۔ مگر وقت کی قلت اور پروگرام مجبور کرتا تھا کہ روانہ ہوں ۔ آخر ایک گاؤں میں ٹھہرنے پر مجبور ہوئے ۔ میرے لئے چارپائی مل گئی ۔ مچھر دانی لگائی گئی ۔ اور سابقہ رات کے تلخ تجربہ سے بچنے کے لئے میں نے کہا کہ گدیلے کا بھی انتظام کریں ۔ چنانچہ انتظام کیا گیا ۔ اور میں خوشی سے بستر پر لیٹا ۔ آنکھ لگے پندرہ منٹ نہ ہوئے تھے ۔ کہ افریقہ کے سیاہ کھٹملوں کی فوج کا ہراول نمودار ہوا ۔ اور جنگ شروع ہو گئی ۔ اور میں نے اپنے خیال میں تمام فوج قتل کر ڈالی ۔ اور بےخوف ہو کر لیٹ گیا ۔ لیکن یہ خیال خام تھا ۔ اصل فوج پیچھے آ رہی تھی ۔ جس نے ساری رات نہ سونے دیا ۔ اور یہ دوسری رات تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیدار رکھ کر اپنی یاد کا موقعہ دیا ۔

تیسرا و چوتھا دن

چونکہ ڈاک جا رہی ہے وقت نہیں اسلئے بقیہ سرگذشت انشاء اللہ اگلی ڈاک سے عرض کرونگا ۔ دوست صرف یہ معلوم کر لیں کہ (۱) میں نے Omahene اوماہینی یعنی شاہ اعظم آف گوموا کو کامیاب تبلیغ کی (۲) پھر ایک اور King یعنی ajmakon ایجماکون کو موثر اسلام کا پیغام دیا (۳) ۲۸ شخص اسلام لائے (۴) واذ فرقنا بکم البحر کی عملی تفسیر کا معائنہ کیا ۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

باقی بشرط زندگی اگلی ڈاک سے ۔

متفرق

سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ اور مبلغین کی کلاس کا افتتاح کر دیا گیا ہے ۔ میں خود مبلغین کو عربی زبان کے ذریعہ ۔ قرآن ۔ حدیث ۔ فقہ اور عقائد احمدیہ پڑھا رہا ہوں ۔ بعض تعلیمیافتہ مسیحی بلکہ مسلمان ہو گئے اور بُت پرست و عیسائی اب اسلام کو حقارت سے نہیں دیکھتے ۔

طالبِ دُعا ۔ عبدالرحیم نیّر

اخبارِ احمدیہ

ماریشیس میں تبلیغ احمدیت

صوفی غلام محمد صاحب بی ۔ اے مبلغ ماریشس نے اب تبلیغی حالات بھیجنے شروع کر دیئے ہیں ۔ ان کے تازہ آمدہ خطوط کا خلاصہ یہ ہے کہ یکم اکتوبر کو سینٹ پیئر میں انہوں نے درس قرآن کریم دیا اور وہیں لنڈن امریکہ کی ڈاک سنائی ۔ اور اخبارات کے وہ اقتباسات سنائے ۔ جنمیں لنڈن میں عید الضحیٰ کا ذکر تھا ۔ اور پادری صاحبان کا یسوع کی خدائی سے انکار ۔

۲ ۔ اکتوبر کو سینما ہال روز ہل میں بعد دوپہر زیر صدارت مازو صاحب جلسہ ہوا ۔ اسی کے دوران میں ایک پادری نے کہا کہ میں تثلیث کا منکر اور توحید کا قائل ہوں ۔ آیندہ اسوقت جب عیسائی بھی موجود ہوں ۔ تقریر کرونگا ۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے شرک کے خلاف تقریر کی ۔ اور حضرت اقدس کی غرض بعثت بتائی ۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ کا مشن دنیا میں پھیل رہا ہے ۔

۸ ۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سینما ہال روز ہل میں بوقت دوپہر زیر صدارت مولانا عبد اللہ ماریشی جلسہ ہوا ۔ پہلے صدر جلسہ نے حضرت اقدس کی صداقت پر تقریر فرمائی ۔ جسمیں مختلف قرآنی دلائل سے آپ کے دعویٰ کو حق ثابت کیا ۔ اس کے بعد صدر جلسہ کی درخواست پر صوفی صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کی ۔ برادر الٰہی بخش صاحب بھنو جو ہندوستان سے واپس تشریف لائے ۔ صوفی صاحب اور چند اور احباب نے ان سے ۱۱ اکتوبر بروز جمعہ ملاقات کی ۔ اور قادیان کے حالات دریافت کئے ۔ وہ کشمیر بھی گئے تھے ۔ انہوں نے حضرت مسیح کی قبر کے متعلق حال بتایا ۔

۲۲ ۔ اکتوبر کو زیر صدارت مسٹر نور محمد نوریا اسی سینما ہال روز ہل میں جلسہ ہوا ۔ مازو صاحب نے اسمہ احمد پر تقریر کی ۔ اور جس کو کریول زبان میں صدر جلسہ نے دُہرایا ۔ بعد میں امریکہ اور سیلون وغیرہ کے مبلغین کے خطوط سنائے ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر کو سینما ہال روز ہل میں زیر صدارت احمد ابراہیم اچھا مازو جلسہ ہوا ۔ جسمیں تقریریں ہوئیں ۔

انجمن احمدیہ نیروبی (افریقہ) کا جلسہ

نیروبی ملک مشرقی افریقہ کی جماعت احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کی جماعت نے ۳ اکتوبر کو ہائی سکول میں ایک تبلیغی جلسہ کیا ۔ مختلف احباب نے تقریریں کیں ۔ اور مخالفین کو شکوک پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۷ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیئے؟

لالہ لاجپت رائے صاحب نے حال میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو مضمون لکھا ہے۔ وہ ان مسلمانوں کو آنکھیں کھولکر پڑھنا چاہیئے۔ جو ہندوؤں کی رفاقت کی خاطر نہ صرف اپنے مذہبی امور کو ترک کر رہے ہیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کو روکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ جیساکہ ان کے محبوب ترین لیڈر کہہ چکے ہیں کہ "ہندو ہندو رہیں۔ اور مسلمان مسلمان۔" کیوں؟ اسلئے کہ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ اور انہیں اسلام جیسی نعمت سے آشنا کیا گیا۔ تو اتحاد نہیں رہیگا۔

لالہ جی تحریر فرماتے ہیں :- "میں دل سے اس مسلمان کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جو اپنے مذہب کے عقیدہ پر پکے ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتا ہے۔" (بندے ماترم - ۱۲ - اکتوبر)

کیا مسلمان لیڈروں اور علماء میں سے کوئی ایک بھی ہے۔ جو لالہ صاحب موصوف سے ان کے مذکورہ بالا الفاظ کے مطابق دل سے قدر کرا سکے۔ ہمیں تو انہیں سے کوئی بھی اس شرف کو حاصل کرنیوالا نظر نہیں آتا۔

اشاعت اسلام کی طرف مسلمانوں کو پہلے ہی کوئی توجہ نہ تھی۔ لیکن اب تو انہوں نے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر اس کے خیال کو بھی دل سے نکال دیا ہے۔ حالانکہ ہمارے ہندو بھائی اس اتحاد کی خاطر نہ صرف اپنے کسی معمولی سے معمولی مذہبی امر کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بالفاظ لالہ صاحب موصوف اتحاد کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ۔

"جو لوگ ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ مسلمان اپنے مذہب کی تلقین و تعلیم چھوڑ دیں۔ اور ہندو اپنے مذہب کی وہ غلطی پر ہیں۔ میری رائے میں ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے مذہبی اختلافات ہمارے پولیٹیکل اتحاد کے راستہ میں حائل نہ ہوں اور ہم پولیٹیکل پلیٹ فارم پر ایک مشترکہ نیشن پالیسی کی پیروی کر سکیں۔"

اگر مسلمانوں میں بھی مذہب کے متعلق وہی جذبہ ہوتا جو ہندوؤں میں ہے۔ تو انہیں پولیٹیکل پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کیلئے کسی مذہبی امر کو ترک کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن افسوس ان کی نگاہ میں مذہب کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی خاطر تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور عملی طور پر اسکو بالکل چھوڑ چکے ہیں ؂

لالہ صاحب نے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کو ضروری قرار دیتے ہوئے اور مذہبی اختلافات کو تسلیم کرتے ہوئے ہندو مسلمان اتحاد کی یہ صورت بتائی ہے کہ "شخصی و جماعتی مذہبی آزادی کو ایک اونچے روحانی آسمان پر بٹھا کر مذہبی جماعتیں دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔"

لیکن اس سے زیادہ صاف اور واضح صورت وہ ہے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اسوقت بیان فرمائی۔ جبکہ ایک آریہ پروفیسر کے اسلام پر اعتراضات سنکر مسلمانوں نے یہ کہا تھا۔ کہ اس صلح کے زمانہ میں اس قسم کے اعتراضات کرکے ہندو مسلمان کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا :-

"میرے نزدیک وہ لوگ جو پروفیسر صاحب کے اس لیکچر پر اس رنگ میں معترض ہیں۔ انہوں نے انسانی فطرت کی بناوٹ پر غور ہی نہیں کیا۔ اور دوسروں کو تو انہوں نے کیا سمجھانا تھا۔ خود اپنے نفس کو بھی انہوں نے نہیں سمجھا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کو ساتھ ملانے کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دی ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ ملانے کے لئے اپنے مذہبی خیالات کے اظہار سے باز رہیں اور اسلام کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کریں۔ حالانکہ وہ اتحاد جسمیں شرط رکھی جائے کہ اختلاف آراء کا اظہار نہ ہو۔ وہ مختلف الخیال اقوام میں ناممکن ہے۔ ایسا اتحاد لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اور ضرور ہے کہ جلد یا بدیر ضمیر اپنی طاقت کو ظاہر کرے۔ اور ایک فریق سے ایسے خیالات کا اظہار کرائے۔ جو دوسرے فریق کے نزدیک درست نہیں ہیں۔ جو لوگ اتحاد کے لئے یہ شرط رکھتے ہیں۔ کہ کسی قسم کا اختلاف نہ ہو وہ انسانی فطرت سے واقف نہیں ہیں۔ اور ہرگز اس قابل نہیں کہ اتحاد قائم کرنے کا کام ان کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ اتحاد کے قیام کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے کہ اختلاف کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور صرف ان امور میں اختلاف کو روکا جائے۔ جن پر کہ اتحاد کرنا مدنظر ہے۔ اور اس طرز کے اختلاف کو روکا جائے کہ جس اختلاف سے اس کام کا چلنا مشکل ہو جائے جسمیں اتحاد کیا گیا ہے۔" (الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۰ء)

یہ ہے اصل اور مستقل اتحاد کی صورت۔ لالہ لاجپت رائے جی نے یہ کہتے ہوئے کہ شخصی اور جماعتی اور مذہبی آزادی کو برقرار رکھکر دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک میں ایک دوسری کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ اسی اصل کی تقلید کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا۔ لیکن کیا عملی طور پر بھی ایسا ہو رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو جانے دیجئے۔ گائے کے ذبح کرنے کے سوال پر ہی غور کیجئے۔ جس کو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے سلسلہ کی بہت بڑی کڑی سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس کے متعلق ہندو صاحبان کا یہ مطالبہ کہ مسلمان اس سے دست بردار ہو جائیں۔ نہ صرف شخصی بلکہ جماعتی مذہبی آزادی میں دست اندازی نہیں ہے۔ جب مسلمانوں کو ان کا مذہب گائے کا گوشت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ آج تک اس اجازت سے مستفیض ہوتے رہے ہیں تو اس سے انہیں باز رکھنا اور اسلئے باز رکھنا کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی احساسات کے خلاف ہے۔ صریح طور پر مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو ہندو مذہب

کی حمایت میں کی جا رہی ہے۔ اور اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو صاحبان اپنے مذہبی احساسات کو مسلمانوں کے مذہبی احکام کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اگر گائے کے ساتھ ہندوؤں کے مذہبی جذبات وابستہ نہ ہوتے۔ اور وہ اسے اپنے مذہب کے لحاظ سے قابل پرستش نہ قرار دیتے۔ تو ان کے حفاظت گاؤ کا سوال اٹھانے سے یہ نہ سمجھا جاتا کہ اسلام کے مقابلہ میں وہ ہندو دھرم کے اُصول منوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب یہی سمجھا جائیگا۔ کہ ہندو صاحبان کو اسلام میں جو بات بھی اپنے مذہب کے خلاف نظر آئیگی۔ مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق کے نام پر اس سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کرینگے۔ اور جب یہ صورت ہو گی۔ تو اگرچہ مسلمانوں کی توجہ دین کی طرف نہیں ہے۔ تاہم ظاہر ہے کہ روز روز اس قسم کے مطالبات وہ پورے نہیں کر سکینگے۔ اور آخر ایک دن اس سے اتحاد و اتفاق کے رنگ میں بھنگ پڑیگا۔ اسوجہ سے موجودہ اتحاد کو کوئی بھی دور اندیش انسان مستقل اور دیرپا اتحاد نہیں کہہ سکتا۔ مستقل اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر فریق کو مذہبی معاملات میں پُوری پُوری آزادی حاصل ہو۔ اور ایک فریق دوسرے فریق سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جسے وہ مذہبی احکام کو نظر انداز کئے بغیر پورا نہ کر سکے۔

اگر اس بنیاد پر اتحاد کی عمارت تعمیر کی جائے۔ تو امید نہیں بلکہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ بہت مضبوط اور بہت دیرپا ہوگی۔

کیا مولوی محمد علی صاحب گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانیوالے ہیں

معاصر "الحکم" نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے ایک تازہ خط بنام مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا حسب ذیل اقتباس شائع کیا ہے:-

"مولانا ہندوستان میں تلوار اُٹھانے کے لئے میں تو کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ مگر مہاتما گاندھی اور علی برادران وغیرہ وغیرہ بھی تلوار اُٹھانے کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دیتے۔ جو تدابیر ترک موالات کے وہ شائع کر رہے ہیں۔ ان تجاویز میں کسی جگہ پر کوئی اشارہ بھی نہیں۔ اگر جناب کو اس کا اشارہ کوئی ملا ہو۔ تو ضرور بالضرور مطلع فرمایا جائے"

یہ خط ہماری نظر سے بھی گذرا ہے۔ اور اسی خاص طرز تحریر میں لکھا ہوا ہے۔ جسمیں مولوی محمد احسن صاحب خط و کتابت کیا کرتے ہیں۔ اسپر ڈاکخانہ کی مُہریں بھی ثبت ہیں۔ جن سے اس کا مولوی محمد علی صاحب کے پاس پہنچنا ثابت ہے۔

مذکورہ بالا الفاظ جس خط کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب کو لکھے گئے ہیں۔ وہ اگرچہ پس پردہ ہے تاہم ان سے مترشح ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف تلوار اُٹھانے کا معاملہ ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس کے جواز کا فتویٰ طلب کر رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب کسی شرعی دلیل کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اسلئے کہ "مہاتما گاندھی اور علی برادران" نے فی الحال تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ وہ بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اگر ان کی تجاویز میں سے مولوی محمد علی صاحب تلوار اُٹھانے کا کوئی اشارہ بھی مولوی محمد احسن صاحب کو بتا دیں۔ تو وہ فتویٰ دے سکیں گے۔

چونکہ اب یہ راز منکشف ہو گیا ہے۔ اسلئے بہتر ہو کہ مولوی محمد علی صاحب ساری خط و کتابت جو اس بارے میں انکی مولوی محمد احسن صاحب سے ہوئی ہے بلا کم و کاست شائع کر دیں۔ تاکہ گورنمنٹ کے خلاف ان کی شمشیر زنی کی پوری حقیقت ظاہر ہو جائے۔

اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز اور آریہ صاحبان

کچھ عرصہ ہوا مسٹر گاندھی نے اپنے پیروؤں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جب تک سوراج نہ حاصل ہو جائے۔ اسوقت تک اولاد پیدا کرنا چھوڑ دیں کیونکہ موجودہ حالت میں بچے پیدا کرنا غلاموں کی تعداد اور ملک کے مصائب میں اضافہ کرنا ہے۔

اس تجویز کو اخبار پرتاپ اس بنا پر "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دیتا ہے کہ جرمنی میں سینڈوچ لوگ اس قسم کے اشتہار بانٹ رہے ہیں۔ جنمیں مزدوروں کی بیویوں کو ترغیب دی گئی ہے۔ کہ وہ بچے پیدا کرنے کی سٹرائک کر دیں۔ کیونکہ اتحادیوں نے جرمنی پر اسقدر قرضہ کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ کہ کئی سال تک تمام قوم ان کی غلام رہیگی۔ اور بچوں کو مصیبت کی زندگی گذارنے کے لئے دنیا میں نہ لانا چاہیئے۔

جرمنی میں افزائش نسل کے لئے جو ناجائز سے ناجائز طریق زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ اور بغیر خاوند کے پیدا شدہ اولاد کی پرورش کے لئے بھی جو سرکاری امداد اور انعام دیا جاتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز کا کامیاب ہونا محال ہے۔ لیکن اگر کسی قدر کامیاب بھی ہو جائے تو یہی کہا جائیگا۔ کہ مغربی لوگوں کے اس طبقہ نے جو شادی اور اولاد کو اپنی آزادی اور آرام میں خلل ڈالنیوالا قرار دیتا ہے۔ یہ نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ لیکن ہندوستان کے لئے مسٹر گاندھی کی اس تجویز کو ایک ایسے اخبار کا جو سوامی دیانند جی کو اپنا مذہبی راہ نما سمجھتا ہے۔ "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دینا نہایت حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے اپنے پیروؤں کے لئے اولاد پیدا کرنا اتنا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اگر کسی خاوند کی ناقابلیت سے اولاد پیدا نہ ہو۔ تو اسکی بیوی کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ ایک سے لیکر گیارہ غیر مردوں سے اپنے خاوند کے لئے اولاد حاصل کرے۔ اسی طرح عورت کے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے کی حالت میں مرد کو گیارہ غیر عورتوں سے اولاد جننے کی آگیا دی ہے۔

پس جب سوامی جی نے اولاد پیدا کرنے کے لئے یہاں تک وسعت رکھی ہے۔ تو اس کے خلاف کسی تجویز کو ایک آریہ اخبار کس طرح "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" کہہ سکتا ہے۔

پرتاپ نے کبھی ہندو کے مُسلمانوں کے ساتھ ایک برتن میں پانی پی لینے پر بڑے زور سے لکھا تھا کہ ہندو اپنے مذہبی اُصول کو ترک کر رہے ہیں۔ اور اسپر بڑی سرزنش کی تھی لیکن کیا سوامی دیانند جی کے اولاد پیدا کرنے پر زور دینے کے مقابلہ میں اولاد نہ پیدا کرنے کی تجویز کی تائید کرنا ظاہر نہیں کرتا۔ کہ "پرتاپ" کو بھی اپنے مذہبی اصول کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اور وہ سب آریوں کو ایسا ہی کرنے کی تحریک کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ر اکتوبر بعد نماز مغرب)

طبیعت کی خصوصیات مولانا سید سرور شاہ صاحب کے اس ذکر پر ایک شخص ایک ایسے درخت کا نام سن کر جس کے دودھ یا پتوں کے لگنے سے کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور آبلے بڑھ جاتے ہیں۔ اپنے جسم کو کھجلانے لگ جاتا اور اسے آبلے پڑ جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو باتیں تو مجھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پالک کا نام سن کر میرے پٹھوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ اور جسم پر کپکپی سی ہونے لگتی ہے۔ آج ہی کھانے میں ساگ تھا۔ جب میں نے اس کے متعلق پوچھا اور بتایا گیا۔ کہ پالک کا ساگ ہے۔ تو یہی حالت ہوئی۔ میں نے اس کے اٹھا لینے کے لئے کہا۔ اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب میں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔ خود بیمار ہو جاتا ہوں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

(۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد ظہر)

گم شدہ اشیاء کی بازیابی ایک حمایل شریف اور دو تین شیشیاں جو کشمیر سے واپسی کے وقت گم ہو گئی تھیں۔ پیش کی گئیں فرمایا میرا بستر بھی مل گیا ہے عام طور پر تو اگر ریلوے والوں کو لکھا جائے تو جلد جواب بھی نہیں ملتا۔ مگر میں ان کو لکھنے ہی کو تھا کہ ان کی طرف سے خود اطلاع آ گئی کہ آپ کا بستر مل گیا جس کا پتہ یوں لگا کر بستر کھولا تو اس میں چند خط میرے نام کے تھے۔

(بعد نماز عصر)

خود مبلغ بنو ایک صاحب نے مبلغ کے لئے درخواست کی فرمایا خود تبلیغ کرو اور اپنی اصلاح کرو اتنی جماعت عالموں کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ تاجروں۔ زمینداروں دوکانداروں وکیلوں طبیبوں کے ذریعہ بنی ہے۔

(۱۷ر اکتوبر بعد نماز ظہر)

یورپ کیلئے مسیح موعود کے مضامین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین انتخاب کریں جن میں حضرت صاحب نے بتایا ہو کہ میں کس کام کے لئے آیا ہوں اور میں دنیا کو کیا سکھانا چاہتا ہوں۔ یا جن میں روحانی تعلیم پر زور دیا گیا ہو۔

فرمایا خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کی ضرورت ہے یہ امریکہ کے لوگوں کے مناسب حال ہے۔

فرمایا اب یورپ میں زیادہ تحقیقات کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کو بتایا جائے کہ ہم تمہیں کدھر بلاتے ہیں۔

حضرت مہدی موعودؑ کی ایک بے نظیر تفسیر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرض کیا کہ آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر فرمائی ہے اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اس تفسیر میں میں ۱۳ سو برس میں منفرد ہوں۔

جو میسر ہو اس سے ضرور فائدہ اٹھایا جائے جناب چودھری نصر اللہ خاں صاحب وکیل نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ خان صاحب کا خط پیش کیا جو ایف اے میں پڑھتے ہیں کہ ان کو ڈاکٹر مشورہ دیتے ہیں وہ تعلیم چھوڑ دیں کیونکہ ان کی صحت کے خطرے میں پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ حضور سے چودھری صاحب موصوف نے مشورہ طلب کیا۔

حضور نے فرمایا آپ ان کو فوراً دھرم پور میں بھیجدیں۔ کیونکہ وہاں ان امراض کے اکسپرٹ رہتے ہیں۔ اور فرمایا جو چیز ملک کو میسر ہو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اپنے مرض کے متعلق فرمایا کہ کئی ڈاکٹروں نے دیکھا ہے اور کہا کہ ہمیں مرض کا پتہ نہیں لگتا۔ البتہ اعصاب پر اثر ہے۔

(۱۷ر اکتوبر بعد نماز عصر)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی ملاقات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور آپ کے صاحبزادے خان محمد عبد اللہ خاں صاحب نے ملاقات کی حضرت نواب صاحب نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ حضور کی صحت کا کیا حال ہے فرمایا۔ کشمیر میں ابتداءً اچھی رہی آخر میں خراب ہو گئی۔ یہاں واپس آنے پر اچھی رہی مگر پرسوں سے بخار شروع ہو گیا۔ کل کم ہو گیا تھا۔ اور آج دو بجے تک نہیں چڑھا۔

دریافت فرمایا کہ مالیر کوٹلہ میں تبلیغ کا کیا حال ہے۔ نواب صاحب نے عرض کیا کچھ نہ کچھ سلسلہ تبلیغ جاری ہے سعد اللہ (؟) مباحثہ کے بعد شروع ہوئی ہے۔

ایک شیعہ کا قصہ ایک شیعہ صاحب کے متعلق ذکر پر فرمایا شیعیت کی اصلاح مشکل ہے حضرت صاحب (مسیح موعود) نے ایک قصہ بیان فرمایا تھا کہ ایک شیعہ مرنے لگا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں اور کوئی نیک کام بتائیں۔ جس پر میں آپ کے بعد عمل کروں۔ اس نے کہا میں تمہیں پہلے جو کچھ بتا چکا ہوں وہی عمل کے لئے کافی ہے۔ یہ فقرہ اس نے اس انداز سے کہا کہ جس سے بیٹے کے دل میں خواہش پیدا ہو کہ کچھ اور بھی بتائینگے۔ اس لئے اس نے اصرار کیا کہ کچھ اور بھی بتا دیجئے۔ باپ نے کہا کہ میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں جو کسی کو نہ بتانا۔ اور بیٹے سے کہا تھوڑا سا بغض امام حسنؓ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے حیران ہو کر کہا یہ کیوں۔ اس نے کہا اگر امام حسنؓ اتنی کمزوری نہ دکھاتے جو انہوں نے خلافت سے دست بردار ہو کر دکھائی تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ بیٹے نے کہا ہاں یہ تو ہوا۔ کچھ اور بھی بتائیے۔ اس نے کہا بس اور کیا کرو گے یہ کافی ہے۔ بیٹے نے کہا نہیں کچھ اور بھی بتائیے۔ باپ نے کہا اور بات بہت سخت ہے تم اس کو برداشت نہ کر سکو گے بیٹے نے اصرار کیا تو باپ نے کہا۔ کچھ بغض حضرت علیؓ سے بھی رکھنا چاہیئے۔ بیٹے نے کہا۔ ہیں ان سے کیوں۔ باپ نے کہا امام حسنؓ سے بڑھکر قصور حضرت علیؓ کا ہے۔ وہ شیر خدا تھے۔ کیوں دب کر بیٹھ رہے اور ابوبکر۔ عمر۔ عثمان تینوں منافقوں کو خلیفہ بننے دیا چاہیئے تھا کہ تلوار لیکر کھڑے ہو جاتے۔ اور تینوں کو چپ بٹھا دیتے۔ کربلا کے پیاسوں کے خون کا گناہ تو حضرت علیؓ ہی کی گردن پر ہے۔ بیٹے نے کہا یہ بھی سہی۔ کچھ اور۔ باپ نے کہا وہ اس سے بھی بڑی بات ہے۔ بیٹے نے کہا آپ بتائیں۔ میں اس کو بھی برداشت کر لونگا۔ کہنے لگا کچھ کچھ بغض آنحضرتؐ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے کہا یہ کیوں۔ ان کا کیا قصور۔ اس نے کہا قصور نہ امام حسنؓ کا ہے نہ حضرت علیؓ کا قصور تو اصل میں آنحضرتؐ کا ہی ہے۔ جب وہ جانتے تھے۔ کہ ابوبکر عمر۔ عثمان وغیرہ منافق ہیں اور میرے سچے جانشین حضرت علیؓ ہیں تو کیوں نہ انہوں نے سب صحابہ کو اور ان منافقوں کو مجبور کیا کہ حضرت علیؓ کی بیعت کریں۔ بہتر طریق تو یہ تھا۔ کہ اپنے سامنے سب سے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کرا دیتے۔

کیوں اشاروں اشاروں میں باتیں کرتے رہے۔ بیٹے نے کہا خیران سے بھی بغض سہی کچھ اور بھی وصیت فرمائیے باپ نے کہا کچھ بغض جبرائیلؑ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے پوچھا اس سے کیوں باپ نے کہا موجب فساد تو یہی ہے خدا نے کسی کو نبی اور رسول بنایا اور اس کے نام پیغام دیا مگر اس نے بجائے اس شخص کے (مراد حضرت علیؓ) جسکے نام پیغام تھا آنحضرت ﷺ کو دیدیا اس سے اتنا نہ ہوسکا کہ اب اہم پیغام ہے میں دیکھ تو لوں۔ کہ کس کے نام ہے۔ لیکن نہیں بجائے علی کے آنحضرت کو نبی بنا گیا۔ نہ وہ ایسی خطرناک غلطی کرتا۔ نہ یہ تمام آفت آتی۔ اتنے میں اسکا دم آخر ہوگیا۔ پھر کسی نے لطیفہ آگے یہ اور ملا دیا کہ اسکو مہلت نہ ملی ورنہ پھر اسنے یہ کہنا تھا کہ اصل نقص تو خدا تعالیٰ کا ہے جس نے ایسے "نالایق کی معرفت پیغام بھیجا جس نے اتنی خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا"

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک شیعہ ملازم تھا اسنے ایک دفعہ کہا کہ اگر امام مہدی بھی اگر ہمیں تعزیہ داری وغیرہ سے روکیں تو ہم ان کا بھی انکار کر دینگے۔

شیعہ کی واقفیت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ڈلہوزی میں ایک عالم سے تو نہیں ایک شیعہ سے گفتگو ہوئی۔ لوگ بوجہ اس کے کہ وہ بہت باتونی تھا اسکو مولوی صاحب مولوی صاحب کہتے تھے۔ اس نے دریافت کیا کہ الائمۃ من القریش کی حدیث کو آپ مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ اسپر مجھے خیال آیا کہ یہ خلفاء کو تو مانتے نہیں پھر اس حدیث کو پیش کرکے شاید حضرت صاحب پر اعتراض کرنا مقصود ہو۔ یا خلافت اور امامت پر کوئی بحث کرے۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے کہا کہ اچھا آپ جب مانتے ہیں تو پھر بتائیے کہ ابوبکر وعمر وعثمان کیسے آنحضرت صلعم کے خلیفہ ہوگئے کیونکہ وہ تو قریش میں سے نہ تھے۔

پھر اسی نے کہا کہ بخاری کا کیا اعتبار ہے اس میں دس ہزار حدیثیں تو جھوٹی ہیں۔ میں نے کہا کہ تکرار کو چھوڑ کر دو ہزار تو اس میں حدیثیں ہیں۔ دس ہزار جھوٹی اور کہاں سے آگئیں۔

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک دفعہ ایک بڑے عالم شیعہ آئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ مولنا آپ نے کتنے علوم پڑھے ہیں۔ انہوں نے کہا چودہ علوم۔ میں نے کہا فلاں تفسیر دیکھی ہے۔ کہا وہ تو عربی میں ہے جب چاہیں دیکھ لینگے۔ حدیث اور قرآن وغیرہ سب دینیات کے متعلق انہوں نے یہی کہا کہ وہ عربی میں ہیں جب عربی آتی ہے تو ان کا جاننا کیا مشکل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ شیعہ اور عموماً دوسرے فرقوں کے مولوی قرآن کریم کے ترجمہ کے نزدیک جانا تو گویا کفر سمجھتے ہیں۔

بیعت اس کے بعد ان دو اصحاب نے بیعت کی۔

(۱) مولوی عبدالقادر صاحب۔ قادرپور۔ ضلع مظفرگڑھ

(۲) مستری نواب الدین صاحب قادیان

غیر احمدیوں کی قرآن دانی بیعت کے بعد پھر وہی سلسلہ کلام شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا میں نے ایک اردو کے رسالے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں کل یوم ھو فی شان[1] کی آیت کو مضمون نگار نے ٹیپ کا بند بنایا تھا اور اس کے معنے یہ کئے تھے۔ کہ ہر ایک دن کے اثرات جدا ہوتے ہیں اور اس آیت کو اس نے بہت بار دھرایا تھا۔ اسی طرح مولوی ابوالکلام صاحب کے ایک مضمون مندرجہ البلاغ کے متعلق فرمایا کہ انہ لا یفلح الظالمون کے معنے انہوں نے یہ کئے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ معنے صریحاً غلط ہیں۔

قرآن اور وفات مسیح اسی ذکر کے دوران میں کہ مولوی صاحبان قرآن کریم سے کس طرح بچتے ہیں۔ فرمایا میاں نظام الدین صاحب لدھیانوی جنہوں نے بہت سے حج کئے تھے۔ اور جن کو ہم حاجی جی حاجی جی کہا کرتے تھے۔ ان کا واقعہ ہے کہ وہ ابتدا میں حضرت صاحبؑ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے یہ کیا فساد مچا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تو کوئی فساد نہیں مچایا۔ البتہ اختلاف ضرور ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ قرآن سے روگرداں ہیں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا اچھا پھر آپ یہی تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اگر قرآن کریم کی سو آیت حیات مسیح کے ثبوت میں آپ کو دکھائی جائے۔ تو آپ مان لینگے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سو کیا اگر ایک آیت سے بھی حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے تو ہم مان لینگے۔ انہوں نے کہا نہیں ایک میں تو شاید انکار کی گنجائش نکل آئے۔ مگر سو کے بعد تو آپ کو کوئی عذر نہیں رہیگا۔ آپ نے فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایک آیت بھی حضرت مسیح کی حیات ثابت کرے تو میں اپنے عقیدے کو چھوڑ دونگا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے متعلق مولویوں سے یہی کہا تھا کہ وہ ایسے آدمی نہیں جو قرآن کو نہ مانتے ہوں۔ تو میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑی خوشی سے مولوی محمد حسین کے پاس گئے۔ اور کہا کہ تواب میں مرزا صاحب سے توبہ کرا آیا ہوں۔ بس تم تھوڑا سا کام کر دو۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ سو آیتہ حضرت مسیح کی حیات کے متعلق لاتا ہوں مگر وہ کہنے لگے ایک ہی ہو تو میں مان لونگا۔ اس لئے تم کم از کم دس آیتیں نکال دو۔ وہ مان لینگے۔ مولوی محمد حسین یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور کہا کہ تم نے تو کام ہی خراب کر دیا۔ میں تو اتنے عرصہ سے اسکو حدیث کی طرف لا رہا ہوں اور وہ قرآن کی طرف بلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کیا قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا مولوی محمد حسین اسکا کوئی جواب نہ دیں۔ اور یہ کہتے جائیں تو بیوقوف ہے یہ بحثیں تو حدیث ہی میں چلتی ہیں۔ تو نے بہت غلطی کی کہ مرزا سے وعدہ کر آیا۔ کہ میں قرآن کی آیت لاتا ہوں وہ وہاں سے مایوس ہوکر حضرت صاحب کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

(۱۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

ایسے لوگ جنہوں نے خلافت اول میں بیعت نہیں کی ڈاک پیش ہوئی ایک صاحب نے بیعت خلافت کا خط لکھا تھا۔ اس کی بنا پر فرمایا کہ ایسے بھی اشخاص ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان صاحب نے لکھا ہے کہ وہ پہلے قائل خلافت نہ تھے۔ مگر اب دل محسوس کرتا ہے کہ بیعت ضرور کرنی چاہیئے

کھدر پوشی نائب ایڈیٹر کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لوگوں کی طرف سے سوال کرتے ہیں کہ بعض میونسپلٹیاں اپنے ملازمین کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ کھدر پہنیں اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ کا ابتک کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس میں کھدر پہننے سے منع کیا گیا ہو۔ اس لئے اگر کسی ملازم کو اسکا حاکم حکم دیتا ہے۔ کہ وہ کھدر پہنے تو اسکو پہن لینا چاہیئے۔ کیونکہ کھدر پہننے میں نہ کوئی شرعی روک ہے نہ یہ حرام ہے نہ منع ہے۔ اپنی ملازمت کے وقت میں بیشک کھدر پہنیں۔ اور اس کے بعد جو چاہیں پہنیں۔

[1] یہ آیت اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے۔ الفضل

نام رکھوانے کی رسم | ڈاک کے جوابی طلب خطوط کے بعد ایسے خطوط پیش ہوئے جن میں احباب نے اپنے بچوں کے نام رکھنے کی درخواست کی تھی۔ چند نام بتلانے کے بعد ابھی جبکہ اور بہت سے خطوط باقی تھے فرمایا۔ کہ ناموں کے اس قدر خطوط سے طبیعت پر بہت بوجھ پڑتا ہے۔ اور برا معلوم ہوتا ہے۔ کیا ہمارا کام نام رکھنا ہی رہ گیا ہے اور فرمایا کہ یہ ایک رسم ہی ہے۔

کشمیریوں کی قبرپرستی اور جھوٹے آثار | اس ذکر میں کہ نعمت اللہ صاحب ولی کہاں ہوئے تھے کشمیر کا بھی ذکر آگیا۔ تبسم ہو کر فرمایا وہ کونسا نبی یا ولی یا بزرگ ہے جو کشمیر میں نہیں ہوا۔

ایک مقام پر کشمیر میں ہمارے حافظ روشن علی صاحب نے وہ علم دیکھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں تھا۔ حافظ صاحب نے اس علم کے ذکر میں بیان کیا۔ کہ اس کے کشمیر آنے کا قصہ اسطرح سنا یا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ پر ایک حبشی ایمان لایا تھا۔ جب آپ نے آنحضرت کی آمد کی پیشگوئی کی تو اس حبشی نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ دعا کریں۔ میں اس نبی کا زمانہ پاؤں حضرت عیسیٰ نے دعا کی جو مستجاب ہوئی۔ اور اس حبشی نے آنحضرت کا زمانہ پایا۔ پھر آنحضرت نے علی ہمدان کی پیشگوئی فرمائی۔ اس پر حبشی نے عرض کیا کہ حضور حضرت عیسیٰ نے آپ کے زمانہ تک پہنچایا تھا۔ کیا آپ علی ہمدان تک نہیں پہنچا سکتے۔ آنحضرت نے دعا کی اس حبشی نے علی ہمدان کا زمانہ پایا۔ اس طرح یہ علم یہاں پہنچا۔ حافظ صاحب نے کہا کہ میں جب وہاں گیا تو ان لکڑیوں پر کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ میں پاس جانے لگا تو مجاوروں نے روکا مگر میں نے کہا بھائی دیکھنے تو دو۔ تھوڑا سا کپڑا اتار کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو دیار کی لکڑیاں تھیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ دو کیوں ہیں اسنے کہا یہ ٹوٹ گیا تھا دوسرا آیا تو اس نے بتایا کہ ایک علم ہے اور دوسری آنحضرت کے خیمہ کی چوب۔ یہ لکڑیاں بہت موٹی موٹی ہیں۔

بیعت | اس کے بعد ایک شخص علی خاں نے بیعت کی۔

رباعی

دعا صادق کی ہے ہم نیک اور پھر نیک بنجائیں ۔ امام وقت کی تعلیم کو ہر گھر میں پہنچائیں

جو رضی اللہ عنہم کا خطاب حق سے ہم کو ۔ رضوانہ کی پھر ہم بھی سند اللہ سے پائیں

صادق حسین از اٹاوہ

تمباکو نوشی

(از جناب حکیم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی از کوہ مری)

جنوبی امریکہ کے اصلی باشندوں میں تو زمانۂ قدیم سے تمباکو کا استعمال چلا آتا تھا۔ مگر پندرھویں صدی عیسوی کے آخری ماہ و سال اپنے وقت کی اس نامبارک یادگار کی وجہ سے بدنام ہیں۔ جنمیں کہ تمباکو یورپ میں لایا گیا۔ اور انگلستان میں سب سے اول سر والٹر ریلے نے پائپ ایجاد کر کے پرانی دنیا میں اس سیاہ اور مکروہ بدعت کی بنیاد ڈالی۔ تمباکو آہستہ آہستہ اپنے قدم یورپ میں جما رہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آپہنچا۔ جبکہ سترھویں صدی عیسوی کے آغاز میں پرتگالی سوداگروں نے عہد اکبری کی شہرت سن کر ہندوستان کا رخ کیا۔ اور اپنی اشیائے تجارت میں دوسری چیزوں کے علاوہ اس زہریلی بوٹی کو بھی لائے جسے تمباکو کے نام سے پکارا جاتا ہے ؞

ابتداءً بعض ممالک میں تمباکو کی سرکاری طور پر مخالفت کی گئی۔ چنانچہ انگلستان میں ملکہ الزبتھ۔ شاہ جیمس اور شاہ چارلس نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں تحریری احکام نافذ کئے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالوں کو جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جہانگیر نے اپنے چودھویں سن جلوس میں تمباکو نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو شخص تمباکو پئیگا۔ اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائینگے۔ چنانچہ کئی ایک خلاف ورزی کرنے والوں کا منہ کالا کر کے اور گدھوں پر سوار کر کے ان کی تشہیر بھی کی گئی۔ (دیکھو خلاصۃ التواریخ)

غرض ایک طرف یہ تمام مخالفتیں تھی۔ اور دوسری طرف تمباکو نوشی کی ایک لہر تھی۔ جو تمام مخالفتوں کے خس و خاشاک کو بہائے لئے جاتی تھی۔ اور ہنوز سترھویں صدی اپنی انتہا کو نہیں پہنچی تھی۔ کہ تمباکو ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں ایک عام استعمال کی چیز سمجھا جانے لگا ؞

تمباکو نوشی کا رواج نہ صرف عوام میں تھا۔ بلکہ صوفی اور فقیر کہلانیوالے بھی اس کی دست برد سے نہ بچ سکے اور ایک ایسا وقت آیا کہ حقے کے وجود پر تصوف کے علم کلام اور حقائق کی مشق ہونے لگی ؞؞

واضح ہو کہ تمباکو بھی افیون و بھنگ۔ اجوائن خراسانی کی طرح ایک نباتاتی دوا ہے۔ سو اس کا استعمال حسب ضرورت بطور دوا کے ہونا چاہیئے نہ کہ بطور دل لگی کے۔ ابتدا میں جب کوئی شخص تمباکو نوشی شروع کرتا ہے۔ تو اس کا سر چکراتا ہے۔ متلی و قے ہوتی ہے۔ دل ڈوبتا ہے۔ اور جسم پر پسینہ آتا ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسے قدرت نے عام استعمال کے لئے پیدا کیا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو مذکورہ بالا طبعی موانع و عوارض ہرگز پیدا نہ ہوتے۔ سو مومن چونکہ قدرت کا عاشق ہوتا ہے۔ لہذا یہ بات اس کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ کہ وہ قدرت کی اشیاء کا استعمال قدرت کے قانون کے خلاف کرے ؞

علاوہ ازیں اگر ہم حقہ نوش کی اس ہیئت کذائی کا تصور کریں۔ جبکہ حقہ سامنے ہو۔ اور ایک تنومند انسان کش پر کش لگا رہا ہو۔ دھواں فرانٹے بھرتا ہوا اور پیچ و تاب کھاتا ہوا اس کے منہ اور نتھنوں سے نکل رہا ہو۔ تو ایک بھلا چنگا معقول آدمی کسی اخبار کا کارٹون نظر آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حرکتیں مومنانہ وقار کے خلاف ہیں ؞

سرکاری طور پر اور اطبا کی طرف سے بھی تمباکو نوشی کے مضار اور نقصانات بارہا ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جس قدر تمباکو نوشی کے مضار کی اشاعت زیادہ ہوئی۔ اسی قدر طبائع کا میلان تمباکو نوشی کی طرف زیادہ ہوتا گیا اور

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو

از شما یک تن نہ شد اسرار جو

کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔ خاکسار راقم تمباکو نوشی کے ان نقصانات کا خلاصہ درج ذیل کرتا ہوا جن پر کہ مغربی و شرقی اطبا کا اتفاق ہے۔ امید کرتا ہے کہ خاکسار کی معروضات کو (جو گذشتہ تحریکات کے لئے بطور تائید مزید کے ہیں) بے نیازی و بے پروائی کے کانوں سے نہیں سنا جائیگا۔ بلکہ ان سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد نہ صرف اپنے دل کے ساتھ ترک عادت کا ایک قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ بلکہ اس آواز کو اپنے تمام بھائیوں تک بھی پہنچانے کی کوشش کی جائیگی ؞

متواتر تجارب کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہو کہ اختلاج قلب (دل دھڑکنا) کے سو بیماروں میں سے ۹۰ بیمار ایسے ہوتے ہیں۔ جو حقہ نوش ہوتے ہیں۔ واضح ہو

کہ روغن تمباکو کے تین تین قطروں سے بلی و کتے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ حقے کی نے کی میل تھوڑی مقدار میں سانپ کے منہ میں دینے سے سانپ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور تمباکو کے ڈیڑھ ماشہ کے جوشاندے سے جو ضرورتاً بعض بیماروں کو دوبارہ سہ بارہ دیا گیا۔ کئی مریض تلف ہو گئے۔ اب غور فرمانے کا مقام ہے کہ اس قسم کی مہلک چیز تمباکو نوشوں کے وجود میں کیا کیا کچھ خرابیاں نہ پیدا کرتی ہوگی۔ عموماً جب تمباکو کے نقصانات بیان کئے جاتے ہیں۔ تو بعض دوست بے پروائی کے ساتھ ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تمباکو کوئی مضر چیز نہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ خال خال اشخاص میں تمباکو کے نقصانات چنداں محسوس نہیں ہوتے۔ مگر رفتہ رفتہ اس کا مضر اثر انہیں ضرور محسوس ہوتا ہے۔ بات فی الحقیقت یہ ہے۔ کہ جس چیز کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کے نقصانات ظاہری طور پر محسوس نہیں ہوتے اور اس عدم احساس کو بعض لوگ عدم نقصان کی دلیل قرار دے لیتے ہیں۔ جو کسی طرح صحیح نہیں *

تمباکو کا استعمال عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اور پٹھوں کا کمزور ہو جانا اور دائمی قبض کا پیدا ہونا اس کے لازمی نتائج ہیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ تمباکو مخرج بلغم (بلغم خارج کرنیوالا) ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ برعکس اس کے تمباکو مولد بلغم (بلغم پیدا کرنیوالا) ہے۔ تمباکو نوشی سے ضعف بصارت کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں پر تمباکو نوشی کا براہ راست اثر پڑتا ہے۔ جس سے عموماً پرانی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ سل چونکہ ایک متعدی مرض ہے۔ لہٰذا اس حقہ کے استعمال سے جسے مسلول نے استعمال کیا ہو۔ عموماً سل کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی وارداتیں عموماً ہوتی رہتی ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں جاتا *

تمباکو جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ مسترخی عضلات (عضلات کو ڈھیلا کر دینے والا) ہے۔ لہٰذا آلات [illegible] پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں دل و دماغ کو کمزور کر کے بالواسطہ طور پر ضعف باہ پیدا کرتا ہے۔

تمباکو قوائے دماغی کا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ حافظہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور بیخوابی۔ سر چکرانا اور بعض اوقات نازک مزاجوں کی دیوانگی جیسے دماغی عارضے تمباکو نوشی کے ثمرات ہیں *

غرض تمباکو نوشی نہ صرف صحت کی بنیاد کی غارتگر ہے۔ بلکہ اخلاقی اور اقتصادی طور پر بھی ایک راہزن ثابت ہوئی ہے۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے جس قدر اموات دنیا میں واقع ہوتی ہیں۔ اور جس قدر روپیہ محض اسراف کے طور پر اس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان واقعات اور رپورٹوں کو عبرت کی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور توجہ کے کانوں سے سنیں۔ تو ہم ان آفتوں کا کسی قدر تصور کر سکیں گے جو تمباکو نوشی کی وجہ سے بنی نوع انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر حیرانی حیرت میں ڈوب جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونیوالی بدقسمتیوں کو نہ صرف خوشی سے برداشت کیا جاتا ہے۔ بلکہ مزید برآں زہر کو تریاق کہا جاتا ہے۔ اور تخم حنظل کو شہد فائق کا درجہ دیا جاتا ہے *

ہم بصیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ دنیا سے تمباکو نوشی کی عادت ناہنجار کی بیخ کنی کر دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء میں اپنی تقریر کے دوران میں تمباکو نوشی کی تردید میں چند فقرات بیان فرمائے۔ اور اس عادت کے ترک کر دینے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ جس کا نتیجہ میں نے اسی روز یہ دیکھا۔ کہ بیسیوں لوگ کہ تمباکو نوشی جن کی طبیعت ثانی ہو گئی تھی۔ حقے سے روگرداں ہو گئے۔ اور جلسہ کے بعد الفضل کے کالموں میں حقہ چھوڑنیوالوں کی فہرستیں شائع ہونی شروع ہو گئیں۔ جن کا سلسلہ آج تک چلا آتا ہے *

بعد ازاں ان احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے جو اب تک حقہ نہ ترک کر سکنے کی مجبوری میں ہیں (کیونکہ کوئی احمدی ایسا نہ ہوگا۔ جس کے دل میں تمباکو نوشی کے ترک کرنے کی خواہش نہ ہو) کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے۔ تمباکو کی غلامی سے آزاد ہونے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس بارے میں اپنی خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں۔ بعد ازاں الفضل میں متعدد دفعہ تحریک ہو چکی ہے۔ پھر آپکے کثیر التعداد بھائیوں کا عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ پس ہر رنگ میں آپ پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اور کوئی لنگڑا عذر بھی باقی نہیں۔ جو اپنی پردہ پوشی کرنے کے لئے پیش کیا جا سکے۔ بس وقت ہے۔ کہ تمباکو نوشی کی عادت ترک کر کے اپنے اور غیر اقوام کے درمیان ایک امتیاز پیدا کریں۔ کیا یہ بات افسوس آفریں نہ ہوگی۔ کہ جو جماعت کل دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اس کے بعض افراد تمباکو کے مقابلے میں شکست کھا جائیں *

آخر میں چند باتیں ایسی تحریر کی جاتی ہیں۔ جو تمباکو نوشی ترک کرنیوالے اشخاص کو مدنظر رکھنی چاہیئیں *

(الف) چونکہ حقہ ایک مکروہ و بدبودار چیز ہے۔ اور ہر لطیف چیز مکروہ چیز سے نفرت کرتی ہے۔ لہٰذا عبادت کے ذریعہ روح جس قدر زیادہ لطیف ہوگی۔ اسی قدر طبیعت کو تمباکو نوشی سے نفرت ہوگی۔ پس بالخصوص جن ایام میں کہ حقے کی عادت کے خلاف جنگ ہو۔ خشوع و خضوع کے ساتھ فریضہ نماز کے علاوہ نفل پڑھنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ سے اس عادت کے ترک کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے *

(ب) حقہ وغیرہ چھوڑنیوالے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ وہ اسے یکدم چھوڑ دیں۔ وہ لوگ جو اسے بتدریج چھوڑنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ عموماً کامیاب نہیں ہوا کرتے *

(ج) ترک عادت کے بعد اگر طبیعت حقہ وغیرہ کی خواہش کرے۔ تو اس وقت الائچی خورد ایک عدد اور مرچ سیاہ ایک عدد منہ میں ڈالکر عرق چوسیں *

(د) عزم بالجزم کر لیا جاوے۔ کہ خواہ طبیعت کس قدر میل کیوں نہ کرے۔ اور خواہ کس قدر تکلیف کیوں نہ ہو حقہ وغیرہ ہرگز نہ پئیں گے۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ ایک ضمیر صافی اور نفس امارہ کے درمیان جنگ ہے۔ اگر اس تمام کشمکش کے بعد نفس امارہ پھر غالب آ گیا۔ تو یہ انتہا درجے کی ندامت ہوگی *

(ہ) تمباکو پینے کی خواہش پھیپھڑوں میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ پس پھیپھڑوں میں مصفا ہوا کا گذر جس قدر زیادہ ہوگا۔ اسی قدر ان کو تمباکو کے بدبودار دھوئیں سے نفرت ہوگی۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ ورزش کے بعد تمباکو نوشی کے راسخ عادیوں کو بھی کچھ دیر تک

حقہ برا معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر ممکن ہو سکے۔ تو تمباکو نوشی کی عادت کو ترک کرنے کے ایام میں حسب دلخواہ کوئی کوئی ورزش بھی شروع کر دیں۔

(س)۔ ترک عادت کے بعد اگر تمباکو نوشی کی عادت کسی وقت غلبہ کرے تو ان کو تسبیح و تہلیل۔ تلاوت قرآن شریف یا کسی اور ہی دلچسپ کتاب میں طبیعت کو مصروف کر دینا چاہئیے۔

(ص)۔ اگر تمباکو نوشی یک دم ترک کر دی جائے۔ اور اس وجہ سے بعض اشخاص کو نفخ یا قبض کی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو وقتی طور پر کسی خوش ذائقہ اور مطیب جوارش یا چورن کو استعمال کر لینا چاہئیے۔ اور رفع قبض کے لئے کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہئیے۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک رہیگی۔ بعد ازاں طبیعت خود بخود بحال ہو جائیگی۔ مزید سہولت کے لئے ایک ایک نسخہ قبض و نفخ کا درج کر دیا جاتا ہے۔ اصحاب ضرورت فائدہ اٹھائیں۔

نسخہ قبض: صبر سقوطری۔ شحم حنظل۔ ریوند چینی ہر ایک ۱/۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر گھیکوار کے لعاب میں ۱۲ گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

نسخہ دافع نفخ و ہاضم طعام: زنجبیل ایک تولہ۔ سادج ہندی ۶ ماشہ دارچینی ۶ ماشہ۔ قرنفل ایک تولہ خولنجان ۶ ماشہ۔ سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ جوزبوا ۶ ماشہ درونج عقربی ۲ تولہ۔ شہد خالص ۱۸ تولہ ادویہ مذکورہ کو خوب باریک پیس کر شہد میں ملائیں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔ ہاضم طعام ہونے کے علاوہ مقوی معدہ اور مشتہی اور ملین بھی ہے۔

وی پی الفضل کے

جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے ان کے نام نومبر کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائینگے وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ وی پی انکاری کرنے سے اخبار تا وصولی قیمت بند رہیگا۔ بعض اصحاب کسی مجبوری سے وی پی واپس کرتے ہیں اور پھر قیمت بھیجنے میں سستی کر دیتے ہیں جن کی وجہ سے خریداران الفضل کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے ایسا نہ ہونے پائے۔

مینیجر الفضل قادیان

درمیان وزیر آباد۔ لائلپور اور خانیوال

نمبر ۴۴۔ ڈاؤن پسنجر وزیر آباد سے ۶ بجکر صفر منٹ کی بجائے ۵ بجکر ۴۲ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور لائل پور میں ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور وہیں ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح نمبر ۱۵۔ اپ شورکوٹ روڈ سے چلنے کے بجائے لائل پور سے چلا کرے گی۔ وہ لائل پور سے ۱۹ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور وزیر آباد میں صفر بجکر ۲ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۳۲۔ ڈاؤن پسنجر جو لاہور سے آکر لائل پور میں ۱۴ بجکر ۴۱ منٹ پر پہنچتی ہے۔ شورکوٹ تک چلا کرے گی۔ وہ لائل پور سے ۱۷ بجکر صفر منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور شورکوٹ روڈ میں ۱۹ بجکر ۵۲ منٹ پر پہنچے گی۔ اسی طرح نمبر ۲۹۔ اپ لائلپور سے چلنے کی بجائے شورکوٹ سے چلا کرے گی۔ وہ شورکوٹ سے ۲۰ بجکر ۲۳ منٹ پر روانہ ہوگی۔ لائلپور میں ۲۳ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے اب کی طرح لاہور کی طرف ۲۴ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔

نمبر ۳۵۔ اپ پسنجر شورکوٹ روڈ سے اب کی طرح ۳ بجکر ۱۱ منٹ پر روانہ ہو کر لائلپور میں ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو کر وزیر آباد میں ۱۱ بجکر ۲۷ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۳۴۳۔ اپ ۵۶ ڈاؤن پسنجر لائلپور سے ۸ بجکر ۲ منٹ کی بجائے ۷ بجکر ۵۲ منٹ پر چلے گی۔ اور سانگلہ ہل کے راستہ جا کر لاہور میں اب کی طرح ۱۳ بجکر ۲۱ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان فیروزپور۔ جالندھر اور ہوشیارپور

نمبر ۳۰۔ ڈاؤن پسنجر لدھیانہ خاص سے ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچے گی۔

ہوشیارپور کو صبح جانے والی ٹرین جالندھر شہر سے ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ہوشیارپور ۹ بجکر ۴۴ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۲۳۔ اپ ہوشیارپور سے ۷ بجکر ۲۷ منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۹ بجکر صفر منٹ پر پہنچے گی۔

ہوشیارپور سے ۴ بجکر ۵۰ منٹ پر چلنے والی ٹرین منسوخ ہو جائے گی۔ اور ایک ٹرین جو ہوشیارپور سے ۱۸ بجکر صفر منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۱۹ بجکر ۱۵ منٹ پر پہنچا کرے گی اس کی بجائے رائج کی جائے گی۔

درمیان جیجوں۔ راہوں۔ اور جالندھر شہر

نمبر ۱۸۔ اپ جو اب جیجوں سے ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوتی ہے۔ ۵ بجکر ۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور راہوں میں ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر پہنچے گی۔ وہاں سے ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر چلے گی۔ اور جالندھر شہر میں ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان جاکھل اور حصار

نمبر ۳۴۳۔ اپ پسنجر حصار سے اسی طرح ۲۲ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو کر جاکھل میں ۱ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی۔ تاکہ ۳۰۔ اپ بمبئی میل سے الحاق ہو سکے۔

نمبر ۲۴۔ ڈاؤن جاکھل سے ۳ بجکر ۴ منٹ کی بجائے ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور حصار میں ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۲۹۔ اپ پسنجر حصار سے ۷ بجکر ۱ منٹ کی بجائے ۷ بجکر ۴۳ منٹ پر روانہ ہو کر جاکھل میں ۱۱ بجکر ۸ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان روہڑی۔ لاڑکانہ اور چمن

نمبر ۶ ڈاؤن۔ ۵۱۔ اپ لوکل جیکب آباد سے ۶ بجکر ۴۰ منٹ کی بجائے ۷ بج کر صفر منٹ پر روانہ ہو کر رک میں ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر پہنچے گی۔ وہاں سے ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ سکھر میں ۱۰ بج کر ۴۲ منٹ پر پہنچے گی۔ وہاں سے ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو کر روہڑی میں ۱۱ بج کر ۵ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۴۔ ڈاؤن پسنجر کوئٹہ سے ۱۴ بجکر ۲۴ منٹ کی بجائے ۱۴ بجکر ۴۳ منٹ پر چلے گی۔ سبی میں ۲۰ بج کر ۱۵ منٹ پر پہنچے گی۔ وہاں سے ۲۰ بجکر ۵۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔ رک میں ۲ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۳ بجکر ۴۲ منٹ پر روانہ ہو کر روہڑی میں ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۴۴۔ ڈاؤن لوکل رک سے ۹ بج کر ۲۰ منٹ پر روانہ ہو کر لاڑکانہ میں ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی

دیگر خفیف تغیرات اور درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے ان بڑے ٹائم ٹیبلوں کو دیکھا جائے جو سٹیشنوں پر نمایاں کئے گئے ہیں۔

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۱ء

اے۔ ٹی۔ سٹاول
ٹریفک منیجر

ہندوستان کی خبریں

سکھ لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ پنڈت دینا ناتھ۔ سردار دان سنگھ۔ سردار جسونت سنگھ۔ سردار تیجا سنگھ کو مسٹر کازنے پانچ پانچ ماہ قید سخت ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم جرمانہ کی صورت میں چھ چھ ہفتہ قید مزید کی سزا کا حکم سنایا۔ سردار ہرنام سنگھ ذیلدار کو ۴ ماہ قید سخت ایک ہزار روپیہ جرمانہ۔ اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں چھ ہفتہ قید مزید کا حکم سنایا گیا۔ اور سردار کھڑک سنگھ سردار مہتاب سنگھ۔ سردار بھاگ سنگھ۔ سردار گوپال سنگھ کپتان ہری سنگھ۔ سردار سندر سنگھ کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں چھ چھ ہفتہ قید مزید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

مسٹر گاندھی کے معجزوں کی حقیقت کلکتہ کا تار ہے۔ کہ ایک شخص درخت کے پتوں پر "مہاتما گاندھی" کے نام کی مہر لگاتا ہوا پکڑا گیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ معجزات اسی طرح بنائے جاتے ہیں۔

بنگال و آسام کے لیڈروں کی گرفتاری کلکتہ۔ یکم دسمبر۔ پروفیسر جتیندر لال بنرجی کو کل شام بغاوت کے الزام میں چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے مجریہ وارنٹ کے تحت ان کے جائے قیام رامپور رہٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ قانون ترمیم قانون فوجداری کے تحت کل گوہٹی میں آسام کے مسٹر پھوکن اور بردولی بیرسٹران اور [illegible] لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ آسام پراونشل کانگریس کمیٹی کے کئی عہدہ دار اور بھی گرفتار ہوئے ہیں۔

خلاف ورزی قانون کی ابتداء رنگ پور۔ ۲۹ نومبر۔ مجسٹریٹ صاحب ضلع رنگپور کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے لئے لوکل کانگرس و خلافت کارکنان نے ۲۵ نومبر کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ ۲ ہزار اشخاص شامل تھے۔ اس ضلع میں اب ۴۰ ہزار والنٹران ہیں۔

لالہ لاجپت رائے وغیرہ کی گرفتاری ۳ نومبر کو لاہور میں کانگرس کمیٹی کا جلسہ کرنے پر لالہ لاجپت رائے پنڈت کے سنتانم بیرسٹر ڈاکٹر گوپی چند میونسپل کمشنر اور

گرفتار کرلئے گئے۔ پراونشل کانگرس کمیٹی اور سٹی کانگرس کمیٹی کے دفاتر اور نیز خلافت کمیٹی کی تلاشی ہو رہی ہے۔

سکھ لیڈر ڈیرہ غازیخاں کے جیل میں امرت سر کی عدالت بھیجا جائے کے واقعہ میں جن سکھ لیڈروں کو مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ ان کو ۳۰ر دسمبر کو ڈیرہ غازیخاں کے جیل میں بھیجدیا گیا ہے۔

عدم تعاونی انگریز مسٹر اسٹوکس گرفتار کئے گئے مسٹر سٹوکس کو سنیچر وار ۳ر دسمبر کی صبح کو ڈونگا ریلوے اسٹیشن پر جبکہ وہ امرت سر سے لاہور کو آرہے تھے۔ گرفتار کرلیا گیا۔ ان کو لاہور چھاؤنی میں روک کر میو فیرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے روبرو قریباً ۱۱ بجے صبح پیش کیا گیا۔ اور ان کو وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری دکھایا۔ اور دریافت کیا کہ ان کے مضامین مندرجہ ٹریبون کی بنا پر ان سے اس دفعہ کے ماتحت دس ہزار روپیہ کا مچلکہ معہ پانچ پانچ ہزار کی دو ضمانتوں کے کیوں نہ لیا جائے۔ موخر الذکر نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کردیا۔ مقدمہ ۵ر دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔

لارڈ ریڈنگ بنارس یونیورسٹی میں بنارس یکم دسمبر۔ ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ ہندو یونیورسٹی کے معائنہ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جہاں انکا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے نے طلبا کو مخاطب کرکے کہا کہ پرنس آف ویلز کا خیر مقدم کریں۔ پنڈت مالوی نے ہز ایکسلنسی کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور ملک معظم کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا۔

وائسرائے کی خدمت میں وکٹوریا میموریل کلکتہ کیلئے عطیہ بنارس۔ یکم دسمبر۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے کے پاس کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل کے لئے حسب ذیل چندہ موصول ہوا ہے:۔ مہاراجہ صاحب سندھیا ۲ لاکھ نواب صاحب رامپور ۱ ودہ مہاراجہ صاحب نابھا ایک ایک لاکھ روپیہ اور مہاراجہ صاحب جیپور ۵۰ ہزار روپیہ

پرنس آف ویلز کا قیام جودھپور جودھپور ۲ر دسمبر۔ پرنس آف ویلز نے اپنے قیام جودھپور کا آخری دن صبح کو مسور کا شکار کھیلنے اور شام کو پولو کھیلنے میں صرف کیا ہز رائل ہائینس اپنے قیام جودھپور سے بہت زیادہ خوش

دسمبر ہوسے۔ ڈنر کے بعد ۱۱ بجے شب کو بذریعہ سپیشل ٹرین بیکانیر روانہ ہو گئے۔

پرنس آف ویلز کا ورود بیکانیر میں بیکانیر۔ ۲ر دسمبر۔ پرنس آف ویلز یہاں بیکانیر پہونچ گئے جہاں اسٹیشن پر انکا نہایت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ پرنس ممدوح کا جلوس شہر میں ہو کر لال گڈھ کے قصر میں پہونچا۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر اور پرنس ممدوح میں باہمی تبادلہ ملاقات کے مراسم نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کئے گئے۔

بحری محاصل میں تخفیف کولمبو۔ ۲ر دسمبر۔ کولمبو سے برائے نظم ایشیا کے دیگر بندرگاہوں کے محاصل میں ۵۰ فیصدی سے ۴۰ فیصدی کی تخفیف کردی گئی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

پرتگال میں انقلاب کا خطرہ لندن۔ ۳۰ر نومبر۔ پرتگال سے دلی خبریں مظہر ہیں۔ کہ پرتگال میں بالشویکی انقلاب کا خطرہ ہے۔ دول حکمبرداری کے تحت غیر ملکی مداخلت کے سوال کو بہ نگاہ غور دیکھ رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس۔ اٹلی اور ہسپانیہ مداخلت کے فکر میں ہیں۔

فرانسیسیوں کی سلیشیا سے واپسی پیرس۔ یکم دسمبر۔ سلیشیا سے فرانسیسیوں کی روانگی اس وقت بظاہر پورے زوروں پر ہے۔

ترکی فوجوں کا اورنہ میں داخلہ قسطنطنیہ کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۲۹ر نومبر کو ترکی فوجیں اورنہ میں داخل ہوئیں۔ بیس ہزار عیسائی ان کی آمد سے پہلے ہی اس خوف سے فرار ہو گئے۔ کہ وہ کمالین کے رحم پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔

کمالی عیسائیوں کی حفاظت کرینگے پیرس۔ یکم دسمبر۔ پیرس سے کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ کمالین نے موسیو فرانکلن بوئیلن کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس میں سلیشیا میں عیسائیوں کی ضروری حفاظت کی گئی ہے۔ اس قانون کو منسوخ کردیا گیا ہے۔ جس کے رو سے ان کی جائداد کا چالیسواں حصہ ضبط کیا جاتا تھا۔ اور فوجی خدمت کے نفاذ کو ملتوی کردیا گیا ہے۔

سر آغا خاں کے فرزند پر جرمانہ سر آغا خاں کے فرزند پرنس آغا خاں کو پیرا سٹریٹ لنڈن میں زور کے ساتھ موٹر سائیکل چلانے کی پاداش میں ۲۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ جرمانہ کے علاوہ ان کا موجودہ لائسنس منسوخ کرلیا گیا ہے۔ مزید برآں فیصلہ میں یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ موجودہ لائسنس کی میعاد گذرنے کے بعد دو سال تک انہیں اور کوئی لائسنس لینے کی اجازت نہ دی جائے۔

انگورہ میں بالشویکی کانفرنس لنڈن۔ ۲۹ر نومبر وارسا کا تار مظہر ہے کہ ماسکو کے ایک پیام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موسیو چیچرن عنقریب انگورہ روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں وہ اس کانفرنس میں شرکت کرینگے جس میں روسی بالشویک ترکی، ایران، ہندوستان، افغانستان اور قفقازی سوویٹ باشندے شریک ہونگے۔

برطانیہ اور فرانس میں جرمنی کے لئے رنجش لندن۔ ۳۰ر نومبر۔ جرمنی سے نئی قسط تاوان وصول کرنے کے متعلق جو چند جرمنی ماہرین مالیات اور سابق وزراء لندن آئے ہیں۔ تاکہ وہ برطانوی مدبرین و ماہرین سے تبادلۂ خیالات کر کے معاملت کی کوئی معقول صورت پیدا کریں۔ اس سے فرانس میں برطانیہ کے خلاف پھر ایک وجہ ناراضگی اور برہمی پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ برطانیہ جرمنی کی اس تجویز کی تائید کرتا ہے۔ کہ جرمنی سے بجائے نقد کے سامان تجارت وصول کیا جائے۔ اور اس کو قرض دیکر اس سے تاوان کی رقم حاصل کی جائے۔

چینی معاملات کے تصفیہ کے لئے کمیٹی کا تقرر لندن۔ ۳۰ر نومبر۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے۔ کہ کمیٹی مشرق بعیدہ کے پاس کردہ ریزولیوشن میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ ایک کمیٹی تحقیقات مامور کیجائے۔ جو ایک سال کے اندر رپورٹ تیار کرکے یہ بتائے گی۔ کہ چین کے عدالتی انتظام میں کسطرح ترقی کی جاسکتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنے ملک میں اصلاحات جاری کرنے میں کسطرح امداد دینی چاہئے۔ جن کے ذریعہ دول غیر کے ...